...رتے ہوئے ایسا کرنا تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ جو کچھ تم انھیں دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لے لو۔ البتہ یہ صورت مستثنیٰ ہے کہ زوجین کو اللہ کی حدود پر قائم نہ رہ سکنے کا اندیشہ ہو۔ ایسی صورت میں اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ وہ دونوں اللہ کی حدوں پر قائم نہ رہیں گے۔ تو ان دونوں کے درمیان اس طرح معاملہ ہو جانے میں کچھ مضائقہ نہیں کہ عورت شوہر کو کچھ معاوضہ دے کر علیحدگی (خلع) حاصل کرلے۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں۔ ان سے تجاوز نہ کرے۔ اور جو لوگ اللہ کی حدوں سے تجاوز کریں گے تو وہ ظالم ہوں گے۔ (۲۲۹) پھر اگر (دو بار طلاق دینے کے بعد شوہر نے بیوی کو تیسری بار طلاق دے دی تو پھر وہ عورت اس کے لئے حلال نہ ہوگی جب تک کہ اس کا نکاح کسی دوسرے شخص سے نہ ہو جائے۔ پھر وہ (دوسرا شخص) اس عورت کو طلاق دے دے تب اگر پہلا شوہر اور یہ عورت دونوں یہ خیال کریں کہ وہ اللہ کی حدوں کو قائم رکھیں گے تو ان کے لئے پھر سے رجوع کرلینے (دوبارہ نکاح کرلینے) میں کوئی مضائقہ نہیں ہے یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں جنہیں وہ جاننے والوں کے لئے واضح کرتا ہے۔ (۲۳۰) اور جب تم عورتوں کو طلاق دیدو اور ان کی عدت پوری ہونے کو آجائے تو اس صورت میں بھلے طریقے سے انہیں روک لو یا بھلے طریقے سے انہیں رخصت کردو۔ محض ستانے کی غرض سے انہیں روکے نہ رکھو۔ اور جو کوئی ایسا کرے گا تو وہ درحقیقت اپنے اوپر ظلم کرے گا۔ اللہ کی آیات واحکام کو کھیل نہ بناؤ۔ بھول نہ جاؤ کہ اللہ نے کس (عظیم) نعمت سے تمہیں سرفراز کیا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ جو کتاب اور حکمت اس نے تم پر اتاری ہے اس کا احترام ملحوظ رکھو۔ اللہ سے ڈرو اور جان رکھو کہ اللہ کو (اپنے بندوں سے متعلق) ہر بات کی خبر ہے۔ (۲۳۱) ... عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی عدت پوری کرلیں تو پھر ان کے ...

درمیان روکاوٹ نہ ڈالو کہ وہ اپنے (زیر تجویز) شوہروں سے نکاح کرلیں جب کہ وہ معروف طریقے سے باہم مناکحت پر راضی ہوں۔ تمہیں نصیحت کی جاتی ہے کہ اس قسم کی حرکت نہ کرو۔ اگر تم کو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان ہو۔ تمہارے لئے شائستہ اور پاکیزہ طریقہ یہی ہے کہ اس سے باز رہو۔ اللہ (ان باتوں کی مصلحتوں کو خوب) جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (کیونکہ تمہارا علم محدود ہے)

(۲۳۲)

## شرعی احکام و مسائل

ان آیاتِ کریمہ میں اصلاح معاشرہ کے لئے چند بہترین احکام دئے گئے ہیں اور طلاق کی حالت میں بھی مرد اور عورت دونوں کے حقوق کی نگہداشت کی گئی ہے۔ خاص کر عورت کے حقوق کا کچھ زیادہ ہی خیال رکھا ہے۔ چنانچہ طلاق کے واقعہ سے اگرچہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ گویا کہ مرد کا یک طرفہ اقدام ہے، مگر اس صورت میں بھی اسلام نے عورت کی فطری ساخت کا لحاظ رکھتے ہوئے جس طرح قدم قدم پر اس کے حقوق کے نگہداشت کی ہے اور مختلف حیثیتوں سے مرد پر بندشیں عائد کرتے ہوئے عورت کے ساتھ نرمی و ملائمت کا رویہ اختیار کرنے کی تاکید کی ہے اس سے زیادہ کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ ان آیات میں مردوں سے خطاب کرتے ہوئے انہیں بار بار تاکید کی گئی ہے کہ وہ [illegible]

[illegible]

[illegible] کے حقوق [illegible]

[illegible] کو مذاق نہ بنائیں بلکہ خدا اور یوم آخرت کا [illegible]

روک

غرض اسلام نے عورت کو جتنے حقوق دیئے ہیں اور قدم قدم پر جس طرح اس کے ساتھ رعایت کی ہے اس سے زیادہ کا تصور بھی ہمیں دیگر مذاہب میں نہیں ملتا۔ اسلام نے اگر مردوں کو طلاق کا حق دیا ہے تو عورتوں کو بھی خلع حاصل کرنے کا حق دیا ہے کہ اگر مردوں کی طرف سے ظلم و زیادتی ہو رہی ہو تو عدالت یا شرعی پنچایت وغیرہ سے رجوع کرکے وہ "خلع" کے ذریعہ قانونی طور پر معاہدۂ نکاح کو فسخ کرا سکتی ہے جس کا اجمالی تذکرہ ان آیات میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ اسلام نے عورت کو اور بھی بہت سی رعایتیں دی ہیں اور بہت سی خرابیوں کا سدّ باب کیا ہے بہر حال ان آیات سے مستنبط ہونے والے چند اہم احکام و مسائل کی تشریح نمبر وار کی جاتی ہے۔

## ۱۔ رجعت کا حق صرف دو تک ہے۔

عرب جاہلیت میں رواج تھا کہ ایک شخص اپنی بیوی کو جتنی مرتبہ چاہتا طلاق دیتا اور جب چاہتا اس کو اپنے نکاح میں لوٹا لیتا۔ اس ظلم کی وجہ سے عورتوں کی زندگی دوبھر ہو گئی تھی[۱] اسلام نے اس ظلم کو مٹانے کے لئے مرد کو صرف دو طلاقوں کا حق دیا ہے جس کے بعد وہ اپنی منکوحہ عورت کو دوبارہ نکاح کئے بغیر لوٹا سکتا ہے ہاں اگر وہ تیسری طلاق دیدے گا تو عورت اس سے مستقل طور پر جدا ہو جائے گی۔

چنانچہ اس آیت کا سبب نزول مشہور قول کے مطابق یہی ہے کہ یہ طلاقِ رجعی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں مذکور ہے کہ

---

۱۔ تفسیر قرطبی از ابوعبداللہ محمد انصاری قرطبی، ۲/۱۲۶

دورِ رسالت میں ایک شخص نے اپنی بیوی سے یوں کہا کہ میں نہ تو تجھے اپنی گھر
والی بنا کے رکھوں گا اور نہ تجھے پوری طرح آزاد ہی کردوں گا۔ جس کے باعث تو [illegible]
نکاح کر سکے۔ اس پر بیوی نے پوچھا وہ کیسے؟ تو اس نے کہا کہ میں تجھے طلاق
دوں گا مگر جب تیسری عدت پوری ہونے کو آئے تو تجھے لوٹا دوں گا۔ (اور
پھر تیرے ساتھ یہی طریقہ اختیار کرتا رہوں گا، جس کی وجہ سے تو معلق ہو [illegible]
جائے گی) تب اس عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے [illegible]
شکایت کی۔ اور حضرت عائشہؓ نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible]
سے کیا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ طلاق دینے کے بعد رجوع کر [illegible]
صرف دو بار تک ہے۔ اور زمانۂ جاہلیت میں جو طریقہ رائج تھا [illegible]

نیز حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے
آیت کریمہ میں دراصل طلاق کا مسنون طریقہ بتایا گیا ہے۔ یعنی [illegible]
بیوی کو دو طلاقیں دے چکا ہو [illegible] طلاق [illegible]
دونوں اقوال کو نقل کرنے کے [illegible]
کی حامل ہو سکتی ہے۔ سے
طلاق سنت یہ ہے کہ [illegible]
[illegible] ہو [illegible]

---

[illegible] تفسیر ابن کثیر ۱/۲۷۱، تفسیر [illegible]
[illegible] ۱/۹۶، اور تفسیر ابن جریر ۲/۲۰۲ [illegible]
تفسیر قرطبی ۳/۱۲۶
[illegible] جمال الدین عبدالرحمن بن جوزی [illegible]

طلاق دینا حرام ہے

# اثباتِ رجعت میں حکمتِ الٰہی

... تحریر کرتے ہیں کہ اثباتِ رجعت میں حکمت یہ ہے کہ انسان
... حیات کے ساتھ رہتا ہے اسے اس بات کا ... نہیں
... شریکِ حیات کی جدائی ... پر شاق گزر سکتی ہے یا نہیں
... سے جدا ہو جاتی ہے تب اسے اس کا صحیح احساس ہوتا ہے
... نے ایک ہی طلاق ... ناقابلِ رجوع قرار دے ... تا ... تو
... مشقت بہت سخت ہوتی کیونکہ ... کی جدائی کے بعد
... ہوتی ہے ... خطرے ... جو کہ ... ایک ... قدرت نے
... تعداد ... رجعت کا حق

... جدائی کا ...
... کر سکتا ہے
... رجوع ... معلوم ہو
... دوسری
... سے ...

---

... ۹۶ ... طبع ...

... نظر ڈالی

یہ ہے اسلامی ضابطہ کی رو سے ایک ایک کرکے طلاق دینے کی حکمت و مصلحت، جس کو صحیح طور پر برتنے کے بعد انسان ندامت و پشیمانی سے بچ جاتا ہے۔ کیونکہ اُسے اس عرصے میں کامل غور و فکر کرنے اور صحیح قدم اٹھانے کا موقع حاصل رہتا ہے۔ لیکن اگر وہ بیک وقت تین طلاق دے دیتا ہے تو یہ سارے فوائد یکلخت ختم ہو جاتے ہیں، اور فکر و غور کا موقع ہی باقی نہیں رہ جاتا۔ اسی وجہ سے اسلامی شریعت میں بیک وقت تین طلاق دینا سخت گناہ کا باعث ہے۔ بعض ائمہ اسے مکروہ و ناجائز اور بعض حرام سمجھتے ہیں۔

غرض یہ صرف اسلامی قانون ہی کی خصوصیت ہے کہ بیوی کو طلاق دے چکنے کے بعد بھی رجوع کرنے کا دروازہ بند نہیں ہو جاتا ہے۔ بلکہ دی ہوئی طلاق کو واپس لے کر مطلقہ کو دوبارہ بیوی بنانے کا حق پوری طرح باقی رہتا ہے ورنہ دنیا کے دوسرے بھی مذہب اور کسی بھی قانون میں یہ خصوصیت پائی نہیں جاتی۔ بلکہ اس کے برعکس جب ایک بار طلاق ہو جاتی ہے تو پھر ہمیشہ کے لئے جدائی ہو جاتی ہے۔ اس اعتبار سے اسلامی قانون دنیا کا انوکھا اور برتر قانون ہے، جو اس کے من جانب اللہ ہونے کی بھی ایک دلیل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ انوکھا قانون آسمانی مذاہب کی تکمیل کرنے والا اور ایک پُر از حکمت قانون ہے، جس میں نہ تو عورت کو ضرر پہنچتا ہے اور نہ ہی مرد کو شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ اس قانون کو اچھی طرح سمجھ کر اس پر عمل کیا جائے۔

# ابراہیم ناجی ــــ بحیثیت شاعر

جناب ابو سفیان اصلاحی، شعبۂ عربی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

حیات:

مصر کے جدید شعرا میں ایک اہم اور معتبر نام ابراہیم ناجی کا ہے۔ ناجی امتیازی شخصیت اور منفرد لب و لہجہ کا شاعر ہے، جدید شعرا کی کثیر تعداد میں اپنے منفرد اسلوب سے پہچان لیا جاتا ہے، ادبی ذوق باپ سے وراثۃً ملا، انھوں نے اسے انگریزی اور عربی ادب پڑھایا۔ اس طرح عربی و انگریزی ادب پر اس کی اچھی نظر ہو چکی تھی۔ اس کے اوپر تصوف کے اثرات بھی تھے۔

۱۸۹۸ء میں قاہرہ کے مشہور محلہ "شبرا" میں پیدا ہوا۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اس نے ثانوی مدرسہ میں داخلہ لیا جہاں اس کے والد قدیم عربی ادب اور انگریزی زبان کے استاد تھے۔ ان کا شمار اسکول کے اچھے اساتذہ میں تھا۔ انھیں زبان و ادب سے کافی لگاؤ و دلچسپی تھی۔ کتابوں کے مطالعہ کا انھیں غیر معمولی شوق تھا چنانچہ ان کی لائبریری میں عربی اور فارسی کا بڑا وقیع اور قیمتی ذخیرہ موجود تھا۔ یہ علمی ورثہ ناجی کو ملا۔ اس نے دونوں زبانوں کی کتابوں کا مطالعہ کیا۔ اس کے ساتھ شریف الرضی، شوقی، خلیل مطران اور حافظ ابراہیم کے دواوین پر بھی گہری نظر ڈالی۔